حکیم حافظ ارشاد احمد (ظاہر پیر)

کل من علیہا فان

حضرت سید ابوذر بخاری رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ عرصہ چالیس سال سے اس بندۂ عاجز کی شناسائی تھی آپ کے متعدد واقعات اور کئی واجب التقلید عظیم الشان کارنامے جو دل و دماغ میں چھپے ہوئے تھے آج ایک واضح نقشہ کی مانند آنکھوں کے سامنے دکھائی دے رہے ہیں، حضرت ممدوح رحمتہ اللہ علیہ ہمارے قائد و رہبر تھے مگر بے حجابی ایسی تھی کہ اگر بیان کی جائے تو افسانہ معلوم ہوگا آہ صد آہ!

کون ہے جو تقدیر سے پوچھے کہ کیوں مرجاتے ہیں ایسے لوگ

جنکی باتیں جنکی یادیں بن جاتی ہیں دل کا روگ

قرب قیامت ہے۔فتنے کثرت سے پیدا ہو رہے ہیں ایسے قدسی صفات برگزیدہ حضرات کا دنیا سے رخصت ہو جانا ہمارے لئے یقیناً غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔ حضرت شاہ جی رحمتہ اللہ علیہ خطابت کے بادشاہ تھے مؤرخ محقق عظمت صحابہ کی مظلومیت کی حقیقی وکالت کرنے والے اور تحفظ عقیدۂ ختم نبوت کے علمبردار تھے۔وہ آج ہم سب کو داغ مفارقت دے گئے ہیں آہ!

وما کان قیس ھلکہ ھلک واحدِ

ولکنّہ بُنیانُ قوم تھدّما

یعنی قیس کی موت کسی ایک شخص کی موت نہیں بلکہ وہ تو پوری قوم کی بنیاد تھا جو گر کر پاش پاش ہو گئی۔ عصر حاضر میں حضرت ممدوح رحمتہ اللہ علیہ کے علم و عمل کی نظیر تلاش کرنا بہت مشکل ہے۔ آپ میں قیادت کے جملہ اوصاف موجود تھے مجھے یاد آرہا ہے کہ آپ نے جب جریدہ "مستقبل" کا اجراء فرمایا تو حضرت امیر شریعت قدس سرہ کے دورۂ ضلع ڈیرہ غازی خان کے لئے راقم کو تقریباً ایک سو نسخہ برائے فروخت دیا۔ مگر میری طبیعت راستے میں خراب ہو گئی اس لئے میں یہ جریدہ فروخت نہ کر سکا۔ حضرت امیر شریعت رحمتہ اللہ علیہ کا آخری خطاب کوٹ مٹھن تھا تو میں نے عرض کی کہ حضرت میرے پاس حضرت حافظ جی! کا جریدہ "مستقبل" برائے فروخت موجود ہے۔ میری طبیعت ٹھیک نہیں تھی اب آپ اپنے خطاب کے دوران اس کا تعارف کرادیں تاکہ یہ رسالہ فروخت ہو جائے۔ حضرت شاہ جی مسکرا کر خاموش ہو گئے مگر جب آپ کا خطاب شروع ہوا تو آپ نے "مستقبل" کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا:

"حضرات! میرے بیٹے سید ابوذر بخاری کا ایک علمی جریدہ "مستقبل" ملتان، برائے فروخت جلسہ گاہ میں ان کے ایک ساتھی کے پاس ہے۔ سید ابوذر بخاری جو اس رسالے کے مدیر ہیں عالم دین ہیں، حافظ قرآن ہیں شاعر و ادیب ہیں، مدرس و محقق ہیں، بلکہ سچی بات تو یہ ہے کہ وہ سب کچھ ہیں اور میں کچھ نہیں ہوں"

تقریباً ۱۰۰ اعدد رسالہ آدھ گھنٹے میں فروخت ہو گیا۔ میں نے واپسی حضرت ابوذر بخاری کو حضرت شاہ جی رحمتہ اللہ علیہ کے یہ جملے سنائے تو فرمایا "شفقت پدری نے یہ الفاظ استعمال کرائے ہیں۔" آپ نے کئی

بار میرے ذمہ لگایا کہ تم نے اباجی رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ کئی دوروں میں شرکت کی ہے ان کے فرمودات اپنی روایت کے ساتھ قلم بند کردو میں وہ سب تمہاری روایت کے ساتھ شائع کردوں گا۔ مگر وائے افسوس کہ میں حضرت ممدوح علیہ الرحمتہ کی زندگی میں اس کی بھی تکمیل نہ کرسکا۔ حضرت ابوذر بخاری کی موت نے آج پھر سے پورے قافلہ اور کاروان کی یاد تازہ کردی ہے۔ مفکر احرار چودھری افضل حق، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری، رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی، مولانا محمد گل شیر شہید، قائد احرار شیخ حسام الدین ،ماسٹر تاج الدین، مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی، مولانا محمد علی جالندھری، مولانا لال حسین اختر، مولانا محمد حیات فاتح قادیان، مولانا عبدالرحمن میانوی، آغا شورش کاشمیری، اور جانباز مرزا رحمھم اللہ اجمعین اور ہزاروں رضاکارانِ احرار آج میرے سامنے ہیں اور میری یادیں ان کے کارناموں اور تقریروں سے منور ہیں۔

داغ فراق صحبت شب کی جلی ہوئی

اک شمع رہ گئی تھی سو وہ بھی خموش ہے

سنتے تھے کہ حضرت مولانا سید ابوذر بخاری کسی کی اختلافی بات سننے کیلئے تیار نہیں ہوتے مگر قریب ہوئے تو پتا چلا یہ سب ان کے خلاف بعض مذہبی اجارہ داروں کا پروپیگنڈہ تھا۔ ہم نے کئی بار حضرت ممدوح علیہ الرحمتہ سے اختلاف کیا اور آپ نے بڑی خندہ پیشانی سے نہ صرف سنا بلکہ خود ان اختلافی نوٹس کو لکھتے رہے غور فرمایا اور اس بارے میں بڑے پیار حوصلہ اور دلائل سے ہمیں اچھی طرح سمجھایا۔

اب انہیں ڈھونڈ چراغ رخ زیبا لیکر

آپ بحیثیت انسان ناراض بھی ہو جاتے اور اس ناراضی کی بھی کوئی معقول وجہ ہوتی تھی۔ مگر تھوڑی دیر بعد بڑی شفقت و محبت سے مہربان ہو کر منا لیتے۔ آپکی وفات کا یقین بھی نہیں آرہا مگر کب تک؟ منقول ہے کہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اپنے برادر محترم سیدنا حضرت عبدالرحمن بن صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی قبر کی زیارت کے وقت بڑی اندوہناک حالت میں یہ شعر پڑھے

وکنا کند مانی جذیمہ حقبہ　　　من الدھر حتی قیل لن یتصدعا

فلما تفرقنا کاء لی ومالکا　　　اجتماع لم نسبت لیل معا

اور ہم جذیمہ کے دو ہم نشینوں کی طرح کافی زمانہ اکٹھے رہے۔ یہاں تک کہ لوگوں نے کہا کہ اب وہ جدا نہ ہوں گے لیکن جب موت نے ہمارے درمیان جدائی ڈال دی تو ایسے معلوم ہونے لگا کہ اس طویل اجتماع کے باوجود گویا کہ میں نے اور مالک نے ایک رات بھی اکٹھے بسر نہیں کی.................

جذیمہ ابرش ایک بادشاہ تھا اس کے ہمنشین مالک اور عقیل تھے۔

رات دن لوگ زیر زمین چلے جاتے ہیں

نہ جانے تہہ خاک تماشا کیا ہے